سوال

(598) جہاد کےلیے زندگی وقف کرنا، والدین سے اجازت لینا اور شادی نہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل موجودہ زمانے میں جہاد سب پر فرض ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیا اس کےلیے کوئی شخص ساری زندگی اس میں وقف کر سکتا ہے؟ یعنی باوجود وسائل کے وہ شادی نہ کرے یا جہاد کےلیے اپنے والدین سے اجازت نہ لے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآنی آیت ﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ (الانفال:۶۰) کے پیش نظر جملہ مسلمانوں کےلیے ضروری ہے کہ فوجی تربیت حاصل کریں اور ہمہ تن جہاد کےلیے تیار رہیں۔ بوقتِ ضرورت میدانِ معرکہ میں کود پڑیں۔ ساری زندگی جہاد کےلیے وقف کرنے کا اگر یہ مفہوم ہے کہ جملہ عزیز و اقارب کو خیر باد کہہ کر کلیۃً ان سے کٹ جائے یہ تو غیر درست ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند ماہ بعد مجاہدین کو رخصت پر بھیج دیا کرتے تھے تاکہ بیوی بچوں کے حقوق ادا کر آئیں۔ اور اگر اس سے مقصود ہمہ تن جہاد کےلیے استعداد پیدا کرنا ہے تو پھر واقعتاً درست فعل ہے بلکہ اس عملی جذبہ کا پایا جانا ضروری ہے۔ ورنہ ڈر ہے کہیں علامت نفاق پر موت واقع نہ ہو جائے۔

وسائل کے باوجود شادی نہ کرنا سنت نبوی ﷺ سے بے رغبتی کرنا ہے۔ جو درست فعل نہیں۔

سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا بیان ہے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نکاح کر میں نے انکار کر دیا تو فرمایا:

'فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً' (صحیح البخاري، بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ، رقم: ۵۰۶۹)

''نکاح کر کیونکہ اس امت کے افضل ترین آدمی یعنی نبی ﷺ کی سب سے زیادہ بیویاں تھیں۔''

عام حالات میں جہاد والدین کی اجازت سے ہونا چاہیے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں بایں الفاظ تبویب قائم کی ہے۔ 'بَابُ الْجِهَادِ بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ'۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ''فتح الباری'' میں رقمطراز ہیں:

'قَالَ جُمْهُورُ الْعُلَمَاءِ يَحْرُمُ الْجِهَادُ إِذَا مَنَعَ الْأَبَوَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا بِشَرْطِ أَنْ يَكُونَا مُسْلِمَيْنِ لِأَنَّ بِرَّهُمَا فَرْضُ عَيْنٍ عَلَيْهِ وَالْجِهَادُ فَرْضُ كِفَايَةٍ فَإِذَا تَعَيَّنَ الْجِهَادُ فَلَا إِذْنَ'۔ (۹/۱۴۰۔۱۴۱)

یعنی اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں کہ جب والدین یا کوئی ایک ان میں سے جہاد کرنے سے منع کرے تو اس صورت میں جہاد کرنا حرام ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ دونوں مسلمان ہوں کیونکہ اولاد کے لیے ان دونوں سے نیکی کرنا فرض عین ہے۔ یعنی ہر صورت ضروری ہے کہ جب کہ جہاد فرض کفایہ ہے یعنی بعض کے جہاد سے باقی لوگوں سے جہاد ساقط ہو جاتا ہے۔ جب جہاد متعین ہو جائے تو والدین سے اجازت کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔ اور اس کی تین صورتیں ہیں: (۱) خلیفۂ وقت اعلانِ عام کردے۔ (۲) دشمن مسلمانوں پر حملہ آور ہو۔ (۳) انسان میدانِ معرکہ میں صف آراء ہو۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، کتاب الجہاد: صفحہ:446

محدث فتویٰ